الاستاذ علال الفاسی (مراکش)

حق خود ارادیت اور مسلم اقلیتیں

''تمام اسلامی حکومتیں اقوام متحدہ کے میثاق میں منسلک ہیں۔ سب کی سب تمام قوموں کے لئے حق خود ارادیت کی قائل ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کا یہ مطالبہ ہے کہ ہر قوم کو اپنے اوپر حکومت کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ غرض اس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی حق کے بارے میں امیر عبد الکریم الخطابی (مرحوم) نے فرمایا تھا '' قوموں کے حق میں سے کوئی حق بھی اس سے کہ ہر قوم اپنے اوپر خود حکومت کرے، زیادہ مقدس اور اعلا نہیں ''۔

خدا کا شکر ہے کہ تمام مسلمان قومیں اسلام پر ایمان رکھتی ہیں۔ ان کا ضمیر بیدار ہے اور انہیں اسلام سے محبت ہے۔ اس کے باوجود کہ ان کے بعض افراد راہ راست سے بھٹک گئے ہیں اور اس کے باوصف کہ اجنبی اثرات کا ان پر تسلط ہے، مسلمان قوموں کی سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ خدا کرے وہ دن جلد آئے جب ان کے ہاں صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم ہو۔

مسلمانوں کی ایک تو غالب اکثریتیں ہیں۔ جو اپنے اپنے ملکوں میں آزاد ہیں۔ اس وقت ان کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ہر قسم کے اجنبی تسلط سے آزاد ہوں، خواہ وہ تسلط زبان کا ہو، یا افکار کا۔ یا وہ تسلط اقتصادی ہو یا سیاسی۔

دوسرے مسلمانوں کی اقلیتیں ہیں، خواہ وہ کہیں کم ہیں یا کہیں زیادہ۔ اب ان کے اور ان کے مسلمان بھائیوں کے درمیان دیوار کھینچ دی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

گئی ھے ، جس کے باھر کی طرف تو رحمت نظر آتی ھے ' لیکن اس کے اندر کی طرف ظلم و عذاب ھے - ان مسلمان اقلیتوں کو شکلاً اور قانوناً تو اھل وطن میں سے شمار کیا جاتا ھے ، لیکن وہ ان حقوق سے محروم ھیں - جو انہیں بحیثیت اقلیت کے ملنے چاھیں - ان سے قطع نظر بعض ایسی مسلمان قومیں بھی ھیں ' جو اپنے وطن سے نکال دی گئی ھیں - اور ان کی سر زمین دنیا جہان سے آنے والوں کی نو آبادی بن گئی ھے - میری مراد اس سے فلسطین ھے -

اسی طرح کی ایک مثال کشمیر کی ھے - اس سر زمین کو بھی خود اپنے مستقبل کے فیصلہ کرنے کا حق ملنا چاھئے تھا - لیکن اسے زبردستی ایک ایسی حکومت کے تحت رکھا گیا ھے ' جس سے وہ خوش نہیں -

جزیرہ قبرص میں مسلمان بیس فی صد ھیں - اور وھاں کی یونانی اکثریت بشپ مکاریوس کی زیر قیادت انہیں مٹانے پر تلی ھوئی ھے - ارٹیریا کے مسلمانوں پر حبشہ کی طرف سے حملے ھو رھے ھیں خود حبشہ میں اگرچہ مسلمان اکثریت میں ھیں - لیکن ان کے ساتھ اقلیت کا سا سلوک ھوتا ھے - حبشہ کی پارلیمنٹ میں کوئی ایک سو ستر کے قریب نشستیں ھیں - لیکن ان میں مسلمانوں کی کل پنتالیس نشستیں ھیں ھندوستان کی مسلم اقلیت کو گو دستوری و قانونی طور پر تو تمام حقوق حاصل ھیں - لیکن آئے دن وہ فرقہ پرست متعصب ھندوؤں کے مظالم کا نشانہ بنتے رھتے ھیں - پھر انہیں ان کے ثقافتی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ھے - اور ان کی ملی زبان اردو کو سرکاری حیثیت نہیں دی گئی -

اس اسلامی تحریک کا ' جس کی یہاں اس بلد امین میں رابطہ اسلامی نمائندگی کرتا ھے ' سب سے مقدم فرض یہ ھے کہ وہ اس بات پر زور دے کہ ھر مسلمان قوم کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق حاصل ھونا چاھئے اور اسے یہ اختیار ملنا چاھئے کہ وہ جس طرز حکومت اور اقتصادی اور اجتماعی نظام کو اپنے لئے پسند کرے ، اسے اپنائے -

مسلمان کبھی بھی کسی ایسے نظام کو نہیں مانیں گے ' جس سے اللہ راضی نہ ھو اور وہ عدل و انصاف کے ان اصولوں سے موافق نہ ھو جو احکام قرآن میں بتائے گئے ھیں -